DATE: __/__/____

اسلامیات

سوال نمبر ۵۲

تعارف:

عقیدۂ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے انبیاء اور رسول بھیجے اس کو برحق مانا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی و رسول تسلیم کیا جائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر عمل کیا جائے جس نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

رسالت کے مفہوم و معنی:

رسالت کے لفظی معنی ہیں "پیغام" اور "پیغام پہنچانا"۔ رسول کے لفظی معنی ہیں پیامبر، قاصد، ایلچی۔ دینی اصطلاح میں رسالت کا معنی ہے "اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا" اور رسول کا معنی ہے "اللہ کا پیغام پہنچانے والا"۔ نبوت کا لفظی معنی ہے "خبر" اور نبی کا لفظی معنی ہے "خبر دینے والا"۔ نبی و رسول اور نبوت و رسالت تقریباً ہم معنی اصطلاحیں ہیں۔ فرق یہ ہے کہ رسول صاحبِ شریعت و کتاب ہوتا ہے جبکہ نبی کے لیے یہ ضروری نہیں۔ رسول کا کام صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس پر خود عمل کر کے دکھانا بھی ہوتا ہے اور لوگوں کی سیرت کی تعمیر بھی کرتا ہے۔ رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

قرآن سے عقیدۂ رسالت کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (الفتح: 8)

بے شک ہم نے تمہیں گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی ہدایت کے لیے رسول بھیجے ہیں تاکہ لوگ راہ راست پر آئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ (یونس: 47)

اور ہر قوم کے لیے ایک رسول ہے۔

DATE: __/__/__

انفرادی زندگی میں عقیدۂ رسالت کی اہمیت:

(الف) روحانی اصلاح:

عقیدۂ رسالت انسان کو اللہ کے حکم مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس پر ایمان لانے سے انسان اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بناتا ہے کیونکہ نبیوں کی تعلیمات اخلاقی اصولوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہر انسان انفرادی طور پر اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21)

بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

(ب) ہدایت کا ذریعہ:

رسولوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کے تمام اہم اصول اور ہدایت دی۔ قرآن و سنت میں ہر معاملے میں رہنمائی موجود ہے جس پر عمل کر کے انسان انفرادی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گزار سکتا ہے۔

(ج) خوفِ آخرت:

عقیدۂ رسالت آخرت کی یاد دہانی کراتا ہے کیونکہ انبیاء اللہ کے احکام اور قیامت کی ~~حقیقت~~ حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ اس طرح ایک مسلمان اپنی زندگی میں جواب دہی کے احساس کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (الکہف: 110)

تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے۔

DATE: __/__/__

اجتماعی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت:

(الف) **اتحاد و اتفاق:**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو بھائی چارے، عدل و انصاف اور محبت کا پیغام دیا۔ ان کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ایک مضبوط اور پر امن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران: 103)

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقے میں نہ پڑو۔

(ب) **عدل و انصاف کا قیام:**

انبیاء نے ہمیں انصاف اور مساوات کا درس دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کر کے ایک منصفانہ معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے جس میں سب انسانوں کو برابر حقوق حاصل ہوں۔ سورۃ ~~النحل~~ النحل میں ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل: 90)

بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

(ج) **تہذیب و تمدن کا فروغ:**

اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں میں اصول و ضوابط فراہم کیے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کی مدد سے ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جس میں اسلامی اصولوں کی بنیاد پر معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی اصول طے کیے گئے۔ ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اجتماعی زندگی میں امن، خوشی اور ترقی حاصل کی جا سکتی ہے۔

DATE : ___/___/______

اجتماعی ذمہ داری: (2)

اسلام میں اجتماعی زندگی میں ایک دوسرے کی مدد کرنا اور ذمہ داری کا احساس رکھنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ عقیدہ رسالت پر عمل ایک انسان میں اجتماعی ذمہ داری کا شعور پیدا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ: 2)

اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

عقیدہ رسالت نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اصلاح اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے، روحانی سکون فراہم کرتا ہے، اور اللہ کی ہدایت کے مطابق ایک مضبوط، منظم اور منصفانہ معاشرہ تشکیل دینے میں مددگار ہوتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدہ رسالت کی پیروی کر کے انسان اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔ اور اللہ کے نزدیک اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح ایک مسلمان نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ پورے معاشرے کو بھی فلاح و بہبود کی طرف لے جاتا ہے۔

سوال نمبر 3

اسلام معاشرے کے مختلف طبقوں کو اپنے مذہبی معاملات اور دنیاوی معاملات سنبھالنے کے لئے خود مختار عدالتی نظام فراہم کرتا ہے۔ منصفانہ اور مساویانہ انصاف کی فراہمی کے لیے اسلام نہ صرف طویل ترین اور پیچیدہ عدالتی نظام کو سادہ اور سرعت رفتار بناتا ہے بلکہ شہادت کے ادارے کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات بھی کرتا ہے۔ اسلامی قانون ریاست کے سربراہ سمیت کسی کے حق میں کوئی استثنیٰ کا

DATE: __/__/__

قائل نہیں۔ مزید براں انصاف ہر کسی کو بلا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ عدالت ایگزیکٹو سے مکمل آزاد ہے۔ یہاں مفت اور فوری انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ یہ ہر برادری کو اپنے سول اور دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنا عدالتی ادارہ رکھنے کے ساتھ ساتھ فریقین کو یہ بھی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے معاملات کو حکومتی ٹریبونل یا مسلم عدلیہ کے پاس لے جا سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ یا فیصلہ کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا اور یا اعراض کر دینا۔ اور اگر ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا۔
(المائدہ: 42)

(ا) اسلامی عدالتی نظام کے ماخذ:

اسلامی عدالتی نظام کے بنیادی ماخذ تین قسم کے ہیں۔ اولاً، قرآن و حدیث؛ ثانیاً، اجماع، قیاس اور اجتہاد؛ اور ثالثاً استحسان، استصلاح، استصحاب، استدلال اور عرف وغیرہ۔ یہ وہ ذرائع ہیں جن سے دیوانی، فوجداری، حدود، تعزیر، قصاص وغیرہ کے اصول و قواعد و ضوابط اخذ کئے گئے ہیں۔ یہ تمام ذرائع انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ عدل چھوڑ دو۔ عدل کرو کہ یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔
(المائدہ: 8)

سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔
(البقرہ: 42)

DATE: ___/___/___

ان ذرائع میں سے قرآن کریم اور حدیث ناقابل تغیر ذرائع ہیں جب کہ باقی تمام ذرائع قابل تغیر ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ ایک دور کا اجماع کسی دوسرے دور پر لازم نہیں ہو سکتا چونکہ حالات کے تقاضے بدلتے رہتے ہیں۔

(ii) اسلامی عدالتی نظام کے اہم عناصر:

- **عدالت کی اقسام:** اسلامی عدالتی نظام میں مختلف اقسام کی عدالتیں قائم کی گئی ہیں، جن میں شامل ہیں:

عدالتِ عمومی: یہ شریعت کورٹ ہے جو عمومی قانونی مسائل حل کرتی ہے۔

عدالتِ خصوصی: یہ مخصوص معاملات جیسے کہ حدود، قصاص اور تعزیرات کے لئے مخصوص ہیں۔

فیصلہ کن عدالتیں: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں بھی موجود تھیں جن کا مقصد انصاف فراہم کرنا تھا۔

- **قاضی:** قاضی کا انتخاب بہت اہم ہوتا ہے۔ قاضی کو علم، تقویٰ اور انصاف کے معیاروں پر پورا اترنا چاہیے۔ قاضی کا بنیادی فرض لوگوں کے درمیان عدل قائم کرنا ہے۔ المسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہر قاضی کو قیامت کے دن پکارے گا کہ تم نے کس طرح انصاف کیا؟

(iii) اسلامی عدالتی نظام کی خصوصیات:

(الف) **قانون کی حکمرانی:** قانون کی طاقت ناقابل شکست ہے کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں۔ نہ امیر و غریب اور خواص و عام کا یہاں کوئی امتیاز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ قانون کی بالادستی کی تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو خدا کی قسم میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

DATE ___/___/___

(ب) عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی: حضرت عمرؓ نے عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کیا اور عدلیہ کی آزادی اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا۔ قانون سازی پر انتظامیہ کے کسی اثر و اقتدار کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قاضیوں اور ججوں کا تقرر اگرچہ بلاواسطہ یا بالواسطہ حکومت ہی کرے گی لیکن جب ایک قاضی کا تقرر ہو گیا تو اب وہ عدالت کی کرسی پر حکومت کا نہیں بلکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمائندہ ہوتا ہے اور اس کے لئے احکام شریعت و قانون کے سوا اور کوئی چیز قابل لحاظ نہیں رہ جاتی۔

(ج) دور دراز کے معاملات: اسلامی عدالتی نظام میں دور دراز کے معاملات کے لیے بھی قوائد ہیں تاکہ ہر انسان کو اپنے حقوق حاصل ہو سکیں۔

(د) مفت انصاف کی فراہمی: اسلام مفت انصاف کی فراہمی پر زور دیتا ہے۔

(ر) گواہیوں کی فراہمی: سورۃ البقرہ کی آیت 283 کے مطابق گواہی پیش کرنا ایک امانت ہے۔ اس کا حکم ثبوتوں کو چھپانا نہیں بلکہ اس اصول کی بنا پر ہے کہ کسی کو بنا ثبوت کے سزا نہ سنائی جائے۔ ان کے مطابق فیصلہ میں نظرثانی کی اجازت ہونی چاہیے۔

(ه) حدود و تعزیر: حد کا مطلب ہے چیک کرنا یا روکنا۔ حدود اللہ کا مطلب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممنوع چیزیں ہیں۔ حدود کے جرائم درج ذیل ہیں:

(i) زنا (ii) چوری (iii) شراب نوشی
(iv) بہتان تراشی (v) بغاوت (vi) ارتداد

فرحت زیادہ کے مطابق وہ جرائم جن میں سزائیں دی جاتی ہیں وہ فوجداری قانون کے زمرے میں آتے ہیں

اسلامی عدالتی نظام کے بنیادی فلسفے:

(i) اللہ کی رضا کی خاطر انصاف:

اسلامی عدل کا پہلا اصول یہ ہے کہ ہر فیصلہ اور فیصلہ سازی کا عمل اللہ کی رضا کی خاطر ہونا چاہیے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔

(النساء: 58)

(ii) انصاف کا قیام:

اسلام میں انصاف کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ انصاف کے قیام کے لیے کوشش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سب سے بہتر لوگوں میں وہ شخص ہے جو انصاف کرنے والا ہو۔

(مسند احمد)

(iii) معاشرتی ذمہ داری:

اسلام کے عدالتی نظام میں سماجی ذمہ داریوں کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ ہر شخص کو دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے اور معاشرے کے ہر فرد کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

(النساء: 29)

(iv) قانون کی فوقیت:

اسلامی عدالتی نظام میں قانون کی فوقیت کو تسلیم کیا گیا ہے یعنی کسی بھی انسان کا عہدہ یا منصب قانون سے اسے بالاتر نہیں بناتا۔

DATE: __/__/__

(۲) عدالت کی شفافیت:
عدالتی عمل کو شفاف بنانا چاہیے تاکہ ہر شخص کو اپنے اصول حقوق حاصل ہوں اور انصاف کا عمل عام لوگوں کے لیے قابل رسائی ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ
اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے ہو۔
(المائدہ : 8)

سماجی انصاف کو یقینی بنانا:

اسلام کا عدالتی نظام سماجی انصاف کو قیام میں کئی اہم طریقوں سے مدد کرتا ہے:

(i) حقوق کا تحفظ:
اسلام ہر فرد کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو اور یہ حقوق دین کی بنیاد پر دیے جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لیے اپنے بھائی کے خلاف ظلم کرنا جائز نہیں۔
(بخاری و مسلم)

(ii) غیر جانبداری:
غیر جانبدار فیصلوں سے اسلامی عدالتی نظام سماجی نظام کو بہتر بناتا ہے جس کا مقصد کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہ ہونے دینا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا (الانعام : 152)
اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو۔

DATE: __/__/__

(iii) بے بنیاد الزامات سے بچنا:

اسلامی عدالتی نظام عدالت کی شفافیت کو یقینی بناتا ہے تاکہ کسی بھی بے ضرر انسان کو بھی بے بنیاد الزام ملزم نہ ٹھہرایا جائے۔ یہ کسی بھی جرم کے بارے میں تحقیق کو یقینی بناتا ہے اور تمام افراد کو اپنی بات پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے تاکہ ایک غیر جانبداری اور نظام پر عمل کیا جائے اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (الاسراء: 36)

اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے پیچھے نہ لگو۔

(iv) مساوات:

اسلام میں سب لوگوں کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جاتا ہے اور کسی بھی شخص کو اس کی نسل، ذات، رنگ یا مذہب کی بنا پر تفریق کا نشانہ نہیں بنایا جاتا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات: 13)

بے شک تم میں سے سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اسلامی عدالتی نظام انصاف، شفافیت اور حقوق کے تحفظ پر مبنی ہے۔ یہ نہ صرف انفرادی حقوق کا خیال رکھتا ہے بلکہ سماجی انصاف کو بھی یقینی بناتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ نظام معاشرتی زندگی میں توازن، بھائی چارہ اور عدل و انصاف کے قیام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اسلامی عدالتی نظام کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ایک متوازن اور خوشحال معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے، جہاں ہر فرد کو اپنے حقوق اور انصاف حاصل ہو۔